حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

کا

تجدیدی کارنامہ

افادات

علامہ محمد زاہد الراشدی صاحب مدظلھم العالیہ

مرتب

محمد طلحہ نذیر

تالیفات حکیم الامت تھانوی

فہرست

نمبر		صفحہ
1	تعارف	3
2	خدمات قرآن پاک	7
3	خدمات حدیث وفقہ	10
4	خدمات سلوک واحسان (تصوف)	13
5	فرقہ باطلہ کارد	15

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

تعارف

کسی شخصیت کے بارہ میں لکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ لکھنے والے کے کام سے کچھ مناسبت ہو۔ حضرت تھانویؒ اور ان کے تجدیدی کام کے بارہ میں احقر کی حیثیت طفلِ مکتب جیسی بھی نہیں۔ اس بارہ میں حضرت علامہ زاہد الراشدی صاحب مدظلہم نے جامعہ ملیہ لاہور کے سالانہ جلسہ (۸ جنوری ۲۰۱۷ء) میں بہت مختصر مگر جامع تقریر فرمائی۔ اس مضمون کا اصل مآخذ وہی تقریر ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ یہ تحریر اُس تقریر کی شرح ہے۔ مجھ جیسے کم عقل اور نہ سمجھ کا علامہ صاحب کی تقریر کی شرح کرنا بھی گستاخی ہی کا مصداق ہوگی۔ اللہ تعالی مجھے اس گستاخی کی جرت کرنے پر معاف فرمائیں۔ آمین

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

حضرت علامہ صاحب فرماتے ہیں" جامعہ ملیہ کے سالانہ جلسہ میں ہر سال کسی شخصیت کو موضوع بنایا جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے ہمیں شخصیات ہی پیروی کا حکم دیا ہے۔

اولئك الذين هد الله فبهدى هم اقتده (الانعام اٰیت ۹۰)

یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی تھی تو تم انہیں کی ہدایت کی پیروی کرو

و تبع سبیل من اناب الیَّ (لقمان اٰیت ۱۵)

اور جو شخص میری طرف رجوع لائے اس کے رستے پر چلنا

صراط الذين انعمت عليهم (فاتحة اٰیت ۷)

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا

اللہ تعالی فرماتے ہیں: اُصول کی پیروی کرو جیسے اُصول کی پیروی پہلے لوگ کر گئے ہیں ویسی پیروی کرو۔ اپنی مرضی سے اُصول نہ بناؤ، جیسے پہلے لوگ کر گئے ہیں، اُن کے پیچھے چلو۔ یہ بڑی دانائی اور حکمت کی بات ہے کہ ہر سال کسی شخصیت کو عنوان بنایا جاتا ہے۔ اُس شخصیت کے مناقب، فضائل کے ساتھ ساتھ اُن کی خدمات کا تذکرہ ہوتا ہے۔ ہمیں اس سے رہنمائی مل جاتی ہے کہ ان سے ہم نے کونسی رہنمائی لینی ہے۔ کسی بھی شخصیت کے کام کو پہنچاننے کے لئے اُس کا ماحول سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ کام کی اہمیت کا پتا ماحول کو دیکھ کے چلتا ہے، کونسا کام کس ماحول اور کن حالات میں کیا۔ وقت کیا تھا، تقاضے کیا تھے، ضروریات کیا تھی، اُس ماحول میں کیا کام کیا۔ اس پس منظر میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ کی خدمات کا مختصر تذکرہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اُن کا ماحول سمجھا جائے۔

تالیف حکیم الامت تھانوی

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد جہاں ہمارا سیاسی اقتدار ختم ہو گیا تھا، فوجی قوت شکست کھا گئی تھی، ہمارا عدالتی نظام ختم ہو گیا تھا۔ سب کچھ ہمارے پاس تھا اور سب کچھ ہی ختم ہو گیا تھا۔ مغل بادشاہ میں سیاسی اقتدار بھی ہمارا تھا، عدلیہ بھی ہماری تھی، فوج بھی ہماری تھی، سارے معاملات ہمارے ہاتھ میں تھے۔ ایک ایک کر کے سب ختم ہو گئے تھے، اور ہم زیرو پوائنٹ پے کھڑے تھے۔ ۱۸۵۷ء کے بعد ہم ہر معاملہ میں زیرو پوائنٹ پے کھڑے تھے۔ نئے سرے سے ایک نئی زندگی کا آغاز کرنا تھا۔ عملی اور فکری دنیا میں بھی (مجھے معاف فرمائیں سخت سا جملہ کہہ رہا ہوں کہ) ہم زیرو پوائنٹ پے ہی چلے گئے تھے۔ اس لئے کہ پُرانے ڈھانچے سب ختم ہو گئے تھے، پُرانے ادارے سب ختم ہو گئے تھے، پُرانی اجتماعیت بھی سب ختم ہو گئی تھی، ہم زیرہ پوائنٹ پے کھڑے تھے۔ پہلے کے ماحول میں اور اب کے ماحول میں بڑا بنیادی فرق تھا۔ یہ سمجھنا ضروری ہے۔ ۱۸۵۷ء سے پہلے ہمارے اجتماعی فکری علمی بنیادیں کیا تھی؟ چار چیزیں تھی: قرآنِ پاک، اس کے بعد حدیث و سنت، اس کے بعد فقہ اسلامی، اس کے بعد رُحانیات، وجدانیات، تصوف و سلوک۔ ۱۸۵۷ء سے پہلے کے آپ صدیوں کے ماحول کو دیکھے تو یہ چار ہمارے بنیادی ستون تھے۔ جن پر ہماری معاشرت کی بنیاد کھڑی تھی ۔ ۱۸۵۷ء کے بعد یہ چاروں چیلنج ہو گئیں۔

قرآنِ پاک کو کوئی چیلنج تو نہیں کر سکتا، براہِ راست تو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا، آج تک کسی کی ہمت نہیں نہ قیامت تک ہو گی کہ قرآنِ پاک کو کوئی چیلنج کر سکے۔ لیکن یہ فکر پیدا ہو گئی کہ قرآنِ پاک کی تعبیر و تشریح اب ہمیں نئی کرنی ہے اور پچھلے روائیتی ذخیرہ سے ہٹ کے کرنی ہے، یہ فکر پیدا ہو گئی ۱۸۵۷ء کے فوراً بعد۔ اس فتنہ کی بنیاد یورپ سے لی گئی جہاں مارٹن لوتھن نے بائیبل کی تشریح کو چیلنج کیا کہ ہم خود بائیبل کی نئی تعبیر و تشریح کریں گے نئے اُصولوں کی بنیاد پر اور ہم اس کی تعبیر و تشریح میں

کسی کی تعبیر و تشریح کو حجت نہیں مانتے۔ یہی سوچ ہمارے ہاں بھی آگئی کہ قرآن ٹھیک ہے اسے پڑھیں گے بھی، سنیں گے بھی لیکن تشریح اپنی کریں گے اور تشریح کی بنیاد کوئی اُصول نہیں ہونگے بلکہ ہماری اپنی سمجھ ہوگی۔ قرآنِ پاک چیلنج نہیں ہوا لیکن اس کی تعبیر و تشریح جو اجتماعی چلی آرہی تھی وہ چیلنج ہوگئی۔ سر سید کو پڑھیں وہ کیا فرماتے ہیں، یہی فرماتے ہیں کہ تشریح خود کریں گے اور اپنی سمجھ اور عقلِ عام سے کریں گے۔ حدیث بھی چیلنج ہوگئی کہ حدیث کی کیا ضرورت ہے۔ اور فقہ بھی چیلنج ہو گئی۔ تصوف اور روحانیات بھی چیلنج ہوگئی۔ میں تبدیلی عرض کر رہا ہوں ۱۸۵۷ء سے پہلے کی اور اس کے بعد کی چار بنیاوں میں سے ساڑے تین چیلنج ہو گئیں تھی۔ بلکہ بات اس سے بھی آگے بڑھ کے نبوت بھی چیلنج ہوگئی۔ یہ ماحول حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ اب دیکھیں کہ اُنہوں نے کیا کیا!

یہ وہ ماحول تھا اور اس میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ اکیلے نہیں تھے اور بھی علماء کام کر رہے تھے۔ ایک بڑا طبقہ ہمارے علماء کا وہ ہے جنہوں نے سیاست کا محاز سمبھالا۔ ایک طبقہ وہ تھا جنہوں نے کہا کہ ہماری عسکری قوت ختم ہوگئی ہے ہم سامنا کرنے کی حالت میں نہیں ہیں، یہ قوت بحال کرو۔ تہذیبی، فکری اور علمی محاز بھی بہت سے علماء نے سمبھالا لیکن حضرت تھانوی نے بیٹھ کر جم کر اس محاز پر کام کیا۔

معاشرتی حوالہ سے دیکھیں، میرے بچپن تک تو یہ تھا کہ گھر کا ماحول کیسا ہونا چاہئے، عورتوں کی تربیت کیسے ہونی چاہئے! ہمارے پورے معاشرے میں، پورے برصغیر میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب کونسی تھی؟ بہشتی زیور۔ بہت کتابیں لکھی گئی ہیں، اگر میری بات گتاخانہ نہ سمجھیں تو، کوئی اور کتاب نہ لکھی جاتی، بہشتی زیور ہی چلتی رہتی۔ میں کسی کتاب کی اہمیت سے انکار نہیں کر رہا لیکن

اگر کوئی نہ لکھی جاتی صرف بہشتی زیور ہی چلتی رہتی تو معاشرے کو سُدھارنے کے لئے بہت کافی تھی۔ ہمارے گھروں میں دینی ماحول قائم رکھنے میں بہشتی زیور کے کردار کا آپ انکار کرسکتے ہیں؟ آج سے پچاس سال پہلے کے آدمی سے پوچھیں کہ ہمارے معاشرے میں گلی گلی گاؤں گاؤں میں چھوٹی چھوٹی مجلسوں میں بہشتی زیور پڑھی جاتی تھی۔

میں اپنی بات کرتا ہوں، میری نانی مرحومہ گوجرانوالہ کے محلہ عورتوں کو جمع کرکے بہشتی زیور پڑھایا کرتی تھی۔ میری والدہ مرحومہ گکھڑ میں محلہ کے بچے اور عورتیں جمع کرکے بہشتی زیور پڑھایا کرتی تھیں۔ ان کا میں عینی گواہ ہوں۔ گھر کا ماحول ہمارا ٹھیک رہے، گھر کے ماحول میں دینداری قائم رہے، اس میں بہشتی زیور کے کردار کا کوئی انکار کرسکتا ہے؟ کیا اب بہشتی زیور کم ہوگئی ہے؟ ایک اور سخت جملہ کہہ رہا ہوں، کیا ہماری ساری متبادل کوششیں (اصلاح معاشرت میں) بہشتی زیور کا متبادل بن گئی ہیں؟ بہشتی زیور، بہشتی زیور ہی ہے"۔

خدمات قرآن پاک

اس کے بعد علامہ زاہد الراشدی صاحب مدظلہم اُن چیلنجز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی تفسیر لکھی، تفسیریں بہت ہیں اور سب ہی اچھی ہیں۔ لیکن حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تصور جو دنیا میں پیدا کیا گیا کہ تصوف وسلوک کوئی چیز نہیں، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی تفسیر لکھی تصوف وسلوک کی زبان میں۔ (بطور مزاح فرمایا کہ اگر) بیان القرآن کسی کو سمجھ آجائے تو ضرور پڑھنی چاہیئے۔ حضرت تھانوی نے قرآن پاک کی آیات سے استدلال کرکے بتایا کہ سلوک واحسان کی بنیاد قرآن پر ہے۔ نہ یہ عجمی سازش ہے نہ کوئی باہر سے آنے والی چیز ہے بلکہ قرآن سے ہی ثابت شدہ ہے"۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی قرآن پاک کے حوالہ سے چند خدمات یہ ہیں:

1۔ تجوید القرآن 1310ھ

علمِ تجوید کے بارے میں یہ رسالہ حضرت تھانویؒ نے نظم کی شکل میں تحریر فرمایا

۔

2۔اصلاح ترجمۂ دہلویّہ 1317ھ

اس میں جناب نذیر حسین دہلوی صاحب کے ترجمہ کی غلطیوں کی نشاندہی کی

3۔یادگار حق القرآن1319ھ

اس رسالہ میں مختصراً مسائلِ تجوید کا بیان ہے جو کہ نظم کی شکل میں لکھا گیا ہے

۔

4۔بیان القرآن 1325ھ

قرآن پاک کی تفسیر لکھی بیان القرآن کے نام سے دوستوں کی فرمائش اور وقت کے تقاضے کے تحت۔

5۔ وجوہ المثانی مع توجیہ الکلمات والمعانی 1326ھ

اس میں قرآن شریف کے قراتہائے مشہورہ کے اختلاف کو قرآن کریم کی سورتوں کی ترتیب سے نہایت سلیس عربی زبان میں جمع فرمایا اور خاتمہ قواعد تجوید و قرآت تحریر فرمائے ۔

6۔ آدب القرآن 1328ھ

قرآنِ کریم کے متعلق ہونے والی بے اعتدالیوں اور کوتاہیوں کے بارہ میں

تالیفات حکیم الامت تھانوی

7۔ اصلاح ترجمہ مرزا حیرت 1329ھ

اس میں جناب مرزا حیرت صاحب کے ترجمہ کی غلطیوں کی نشاندہی فرمائی۔

8۔ نموذج من معتقدات بعض اہل العوج 1330ھ

اس میں کچھ عقائد زائغہ تفسیر القرآن مصنفہ سر سید احمد خان سے بہت ہی معمولی و سرسری نظر سے بطور نمونہ کے زبان فارسی میں ایک جدول کی شکل میں جمع کئے گئے۔

9۔ جمال القرآن 1334ھ

یہ رسالہ تجوید پر ہے ۔

10۔ تنشیط الطبع فی اجراح السبع

قرآءتِ سبعہ کے طریقۂ تلاوت (جمع الجمع) پر لکھی گئی یہ جامع کتاب ہے ۔

11۔ تحقیق حکم ترجمہ قرآنیہ در نظم 1336ھ

اس رسالہ میں نظم میں ترجمہ قرآن پاک کے متعلق حکم تحریر فرمایاہے۔

12۔ تبصر الزجاج لتنویر السراج 1344ھ

تفسیر بعض آیات متعلقہ معراج کی جو سورہ والنجم، منہج طریقت پر معراج کی حقیقت

اور ایک قصیدہ عربیہ

13۔ التدقیق الجلی فی تحقیق النون الخفی

نونِ خفی کی ادائگی کے متعلق حکم تحریر فرمایاہے۔

14۔ التقصیر فی التفسیر 1347ھ

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اس رسالہ میں قرآن کریم کی تفسیر میں تاویلاتِ فاسدہ اور خواہشاتِ نفسانیہ جیسے مذموم افعال سے تحریف کی مذمت فرمائی ہے ۔

15۔ سبق الغایات فی نسق الآیات 1349ھ

اس رسالہ میں قرآنِ کریم کی آیتوں کا باہم ربط ، اوّل سے آخر تک بیان فرمایا ہے ۔

16۔ تقدیس القرآن المنیر عن تدنیس التصاویر 1355ھ

قرآنِ کریم کے واقعہ کے مطابق تصاویر لگانے کے متعلق حضرت تھانویؒ نے اس رسالہ میں تفصیلی دلائل کے ساتھ اس فعل کا منکر ، معصیت اور مُضر فی الدین ہونا ثابت فرمایا۔ وغیرہ

یہ سب خدمات قرآن پاک کی اُسی تعبیر و تشریح پر سر انجام دیں جو سلف صالحین سے متواتر چلی آرہیں تھیں۔ اور اس فکر کی بھرپور انداز میں تردید کی کہ قرآن پاک کی تعبیر و تشریح اپنی مرضی سے ہو بلکہ آپ نے یہ ثابت کیا کہ سلف صالحین کی تعبیر و تشریح ہی ہر زمانہ کے لئے تھی اور تا قیامِ قیامت رہے گی، اور ہر آنے والے وقتوں میں اسی کی روشنی میں تمام چیلنجز کا مقابلہ کیا جاتا رہے گا۔ قرآن پاک کی مزید خدمات کے سلسلہ میں علامہ صاحب اگے ارشاد فرماتے ہیں کہ "حضرت تھانوی کی ترغیب پر اور آپ کی نگرانی میں لکھی جانے والی احکام القرآن میں قرآن پاک کی اُس تعبیر و تشریح جو چودہ سو سالوں سے چلی آرہی تھی، حضرت تھانویؒ نے اسے علمی طور پر استحکام بخشا۔ حضرت تھانویؒ

تالیفات حکیم الامت تھانوی

کی خدمات کا کون انکار کر سکتا ہے۔ حضرت تھانویؒ کی قرآنِ پاک کی اجتماعی تعبیر و تشریح اور توارثی تعبیر و تشریح کو باقی رکھنے کی خدمت کو کون فراموش کر سکتا ہے"۔

خدمات حدیث اور فقہ

خدمات حدیث اور فقہ کے سلسلہ میں علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ "مولانا ظفر احمد عثمانیؒ سے اعلاء السنن کس نے لکھوائی؟ کس کی نگرانی میں لکھی گئی ہے؟ یہ بھی حضرت تھانویؒ کا کام ہے"۔

حضرت تھانویؒ نے اسی قسم کے کام کا خود آغاز فرمایا، جامع الآثار جو مذہب حنفیہ کا دلائل کا مخزن ہے اور تابع الآثار جو موائد احادیث مذہب حنفیہ کا مجموعہ ہے، خود ترتیب دیئے۔ لیکن پھر حضرت کو احساس ہو گیا کہ یہ کام فردِ واحد کے بس کا نہیں تو پھر اپنی نگرانی میں اس کام کا آغاز فرمایا اور 25 سال کی محنت اور تقریبا تیس چالیس ہزار روپے کی قطیر رقم خرچ ہونے کے بعد اللہ تعالی کے فضل اور احسان سے یہ عظیم کام پائیہ تکمیل تک پہنچا۔ اور اس کے ترجمہ کا آغاز اطفاء الفتن کے نام سے خود شروع فرمایا جو صرف ایک حصہ تک ہی محدود رہ سکا لیکن آنے والوں کو کام کا طرز بتا گئے اور اب احیاء السنن کے نام سے اس کا ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ اور جو کہتے تھے کہ فقہ کا قرآن و حدیث سے کوئی تعلق نہیں، انہیں بتا دیا کہ ہر مسئلہ کی بنیاد قرآپاک اور احادیثِ مبارکہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

حضرت تھانویؒ کی حدیث اور فقہ کے حوالہ سے چند خدمات یہ ہیں:

1۔ فوائد مؤطا امام مالک 1313ھ

مؤطا امام مالک پر لکھے گئے فوائد کا مجموعہ۔

2۔ جزاء الاعمال 1314ھ

اس رسالہ میں گناہ کی سزا جو دنیا اور آخرت میں ہوگی اور طاعت و عبادت سے جو فوائد دنیا و آخرت میں حاصل ہونگے ان کی، تفصیل سے قرآن و حدیث اور محققین کے ملفوظات کی روشنی میں،وضاحت کی ہے ۔

3۔القول الصواب فی تحقیق مسئلہ الحجاب 1322ھ

مسئلہ پردہ کے متعلق دو قسم کے مباحث ہیں ،نقلی اور عقلی ۔ یہ رسالہ قسم اوّل (یعنی نقلی) کے متعلق ہے ۔

4۔المسک الذکی(تقریر ترمذی)1330ھ

المسک الذکی ترمذی کے حواشی کا نام ہے۔

5۔الثواب الحلی تتمہ المسک الذکی 1330ھ

المسک الذکی کی تبییض کے دوران بعض متفرق مقامات کے متعلق کچھ اور حواشی عربی عبارت میں لکھے۔

6۔الاقتصاد فی تقلید و الاجتہاد (اجتہاد و تقلید) 1331ھ

تقلید و اجتہاد کے مسئلہ کی تحقیق نقلی طور پر بیان فرمائی ہے۔

7۔موخرۃ الظنون عن ابن خلدون 1332ھ:ابنِ خلدون مؤرخ نے اپنے مقدمہ احادیث و اردہ فی شان المیہدی میں بعض منکرین ظہور امام کا کلام نقل کیا ۔ اس میں اس کے متعلق بعض ضروری اُمور قلمبند کیے ۔

8۔الاستبصار فی فضل الاستغفار(فضائل استغفار)1332ھ

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اس رسالہ میں استغفار کی فضیلت اور استغفار کے طریقے قرآنی آیات اور احادیثِ پاک کی روشنی میں بیان کی گئی ہیں ۔

9۔اطفاء الفتن ترجمہ احیاء السنن 1337ھ

ترجمہ احیاء السنن جلد اول

10۔نور الناظرین

تقریرات جلالین شریف

11۔ کثرت الازواج لصاحب المعراج 1350ھ

اس رسالہ میں حضور اقدس ﷺ کی کثرتِ ازواج پر مُخالفین اسلام کے اعتراض کا جواب دیا۔

12۔امداد الفتاوی 1362ھ

یہ فتاوی کا مجموعہ ہے۔

13۔امداد الاحکام

یہ اُن فتاوی کا مجموعہ ہے جو اپنی نگرانی میں علامہ ظفر احمد عثمانیؒ سے تحریر کروائے۔ وغیرہ

خدمات سلوک و احسان (تصوف)

سلوک و احسان کے کو چیلنج کرنے والوں کو قرآن پاک اور احادیث سے ثابت کر کے دیکھایا کہ یہ کوئی باہر کی چیز نہیں ہے۔ مسائل السلوک من الکلام ملک الملوک میں قرآن پاک کی آیات

حکیم الامت تھانوی

سے تصوف کو ثابت کیا اور اسکا ترجمہ بھی فرمادیا رفع الشکوک کے نام سے تاکہ کوئی سادہ مسلمان دھوکہ میں نہ آسکے۔ پھر احادیث سے ثابت کیے مسائل تصوف التشرف بمعرفہ احادیث التصوف اور اسکا ترجمہ تکمیل التصرف کے نام سے خود ہی تحریر فرمایا ۔ تصوف پر بے شمار کتابیں اور رسائل تحریر فرمائے تاکہ کوئی بات مبہم نہ رہ جائے ۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی سلوک کے حوالہ سے چند خدمات یہ ہیں:

1۔ حقِ السّماع 1317ھ

(اس رسالہ میں) چند مُختصر فصول سماع کے متعلق لکھے اور اِس فن کے مسلم محققین کے ارشادات ان (فصلوں) میں پیش ہیں ۔

2۔ تائید الحقیقہ بالآیات العتیقہ 1327ھ

اس میں تصوف کے مختلف مسائل ہیں اور آیاتِ قرآنی سے مقاصدِ سلوک کو ثابت فرمایا ہے۔

3۔ مسائل المثنوی 1327ھ

کلیدِ مثنوی سے مسائل ملتقط کر کے ایک مختصر اور مستقل رسالہ بنایا۔

4۔ حقیقۃ الطریقہ من السنۃ الانیقۃ 1327ھ

یہ رسالہ جو بقدرِ ضرورت و مادی یعنی مضامین متعلقہ تصوف و احادیثِ نبویہ پر مشتمل ہے ۔

5۔ مسائل السلوك من الکلام ملک الملوک 1335ھ

اس میں بعض مسائل مہمہ تصوف کا قرآن مجید سے اثبات ہے ۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

6۔ رفع الشکوک فی ترجمہ مسائل السلوک 1335ھ

اس کتاب میں بعض مہمۃ تصوف کا قرآنِ مجید سے اثبات ہے ۔

7۔کلید مثنوی 1336ھ

یہ مثنوی مولاناروم کی شرح ہے۔

8۔ عرفان حافظ 1337ھ

دیوان حافظ کی مختصر اور سہل توضیح۔

9۔ الارشادالی مسئلہ الاستعداد 1350ھ

اس رسالہ میں اس کے متعلق فرمایا کہ جو لوگ گمراہ ہوتے ہیں تو وہ حق قبول کرنے کی استعدادر کھتے ہیں ۔ اس وجہ سے اگر حق قبول نہ کریں تو اس کے ذمہ دار وہ خود ہونگے نہ کہ اللہ تعالی ۔

10۔تکمیل التصرف فی تسہیل التشرف 1351ھ

ترجمہ التشرف بمعرفہ احادیث التصوف

11۔الاعتدال فی متابعتہ الرجال 1352ھ

اس رسالہ میں شیخ کے اتباعِ کامل میں شرک فی النبوہ کے اشکال کا تفصیلی جواب دیا گیا ہے ۔

12۔التشرف بمعرفہ احادیث التصوف 1352ھ

یہ تحقیق ہے (تصوف کے تعلق) چند ایسی حدیثوں کی جو حضراتِ صوفیہ کی زبانوں پر اُن کی تقریرات میں مشہور ہیں۔

13۔ تربیت السالک 1362ھ

اصلاح نفس کی غرض سے آنے والے خطوط اور اُن کے جواب کا مجموعہ۔

فرقہ باطلہ کا رد

1۔ الخطاب الملیح فی تحقیق المھدی والمسیح 1320ھ

مرزا قادیانی صاحب کے اقوال کے جواب۔

2۔ قائد قادیان 1338ھ

اس میں مرزا غلام قادیانی کے باطل عقائد کا جواب ہے۔

3۔ الحجۃ الانتہائیہ علی المحجۃ البہائیہ 1347ھ

اس رسالہ میں فرقہ بہائیہ کے اس دعوی کا رد کیا ہے کہ " محمد ﷺ کی شریعت منسوخ ہوچکی ہے"۔

4۔ الحکم الحقانی فی حزب الاغاخانی 1351ھ

اس رسالہ میں آغاخانیوں کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ آیا وہ مسلمان ہیں یا نہیں۔

یہ اُن 1000 سے ذائد تصانیف میں سے چند کُتب کا تعارف تھا۔ مکمل تعارف کے لئے کتاب "افاداتِ اشرفیہ در معارف اشرفیہ" کا مطالعہ فرمائیں۔

جو ہماری چیزیں ۱۸۵۷ء کے بعد چیلنج ہو گئی تھیں، قرآن پاک کی توارثی تعبیر چیلنج ہو گئی تھی، حدیث و سنت چیلنج ہو گئی تھی، فقہ چیلنج ہو گئی تھی اور سلوک و احسان چیلنج ہو گیا تھا اور اُس سے بڑھ کر

یادگار حکیم الامت تھانوی

نبوت چیلنج ہو گئی تھی، حضرت تھانویؒ نے ایک جگہ بیٹھ کر علمی جنگ لڑی، فکری جنگ لڑی اور اللہ اللہ کی مجلس آباد کیں۔

میں اس تحریر کا اختتام حضرت علامہ زاہد الرشدی صاحب مد ظلہم کے الفاظ پر ہی کرتا ہوں جو جامع ہونے کے ساتھ ساتھ بابرکت بھی ہیں۔ علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ "اسلام کے سارے شعبے ایک زندہ ادارہ کے طور پر منظم کیے۔ (ایک جگہ) بیٹھے اور بیٹھ کر ان چاروں شعبوں کو ادارہ کے طور پر منظم کیا۔ اور دنیا کو بتایا کہ ۱۸۵۷ء جیسی دس اور ناکامیاں بھی آ جائیں (تو یہ) ہمارے تسلسل اور توارث پر اثر انداز نہیں ہو سکتیں۔ میں حضرت تھانوی کے اس کام کو ہی سب سے بڑا کارنامہ سمجھتا ہوں۔ انہوں نے ہمارے ماضی کے ساتھ ہمارا علمی، تہذیبی، روحانی رشتہ قائم رکھنے میں بہت اہم کردار ادا کیا ۔ اللہ پاک ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائیں اور ہمیں اُن کے فیوض سے زیادہ دیر تک فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ وآخرُ دعوانا ان الحمدُ للہ رب العالمین۔

تالیفاتِ حکیم الامت تھانویؒ